التھذیب] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابن حجرؒ کے نزدیک دیگر صحابہ ﷺ کا دیدار تاریخی لحاظ سے ثابت نہیں۔ و الله اعلم

ندیم کو موئیؒ نے لکھا ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ ﷺ کا دیدار بھی کیا ہے۔[امام اعظم ص:٢٤]

ابوزہرہؒ نے واثلۃ بن الاسقع ﷺ (ت:٨٥ھ)، ابو الطفیل عامر بن واثلۃ ﷺ (ت:١٠٢ھ) اور سہل بن سعد الساعدی ﷺ (ت:٨٨ھ) سے بھی ملاقات ہونے کا ذکر کیا ہے۔[حیات امام ابو حنیفہ ص: ١٢٠]

مولانا انور شاہ کاشمیریؒ نے لکھا ہے: ''انہ تابعی رؤیۃ و تبع التابعی روایۃ'' [فیض الباری ١/ ٢٠٢] یعنی آپؒ نے بعض صحابہ کو دیکھا ہے، لیکن کسی صحابی سے آپ کا سماع ثابت نہیں۔ آپؒ کے سارے اساتذہ تابعینؒ میں سے ہیں۔ (جاری ہے)

جامعہ اثریہ پشاور میں سالانہ تقریب تقسیم انعامات

جامعہ اثریہ پشاور، طلباء و طالبات کی تعداد کے اعتبار سے اس وقت پاکستان میں مسلک اہلحدیث کا سب سے بڑا تعلیمی ادارہ ہے۔ جامعہ میں رہائش پذیر طلباء و طالبات کی تعداد 1600 ہے جن میں 1200 طلباء اور 400 طالبات ہیں۔

امسال 29 ویں سالانہ تقریب میں سرحد، قبائلی علاقہ جات، فاٹا، نورستان اور کنٹر کے لوگوں نے جوق در جوق شرکت کی۔

جلسے میں عمائدین کے خطابات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

ناظم پشاور حاجی غلام علی: ''آج میں جامعہ میں آ کر دلی خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ پہلے میرے لئے یہ تصور کرنا مشکل تھا کہ پشاور میں ایسا علمی عظیم الشان شہر بھی موجود ہے۔ یہ جامعہ افغانستان کے شائقین علم کے لیے بھی مینارہ نور کی حیثیت رکھتا ہے۔''

سینئر پروفیسر محمد ابراہیم: ''دینی علم کی اہمیت اور فوقیت سورج کی طرح عیاں ہے کیونکہ اس علم کی بنیاد یقین پر ہے اور دنیا کی اصل حکمرانی کے حقدار علماء ہیں۔'' مولانا غلام قادر سبحانی: ''اس دور میں امت مسلمہ کی رہنمائی کی زیادہ ذمہ داری علماء پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے علماء و طلباء، راسخ فی العلم ہو جائیں۔'' شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ اوکاڑہ حافظ عبدالغفار مدنی: ''اپنی اصلاح کے ساتھ تبلیغی ذمہ داریاں بھی احسن طریقے سے ادا کرنے کا اسلوب سیکھیں تاکہ معاشرے سے شرک و بدعت اور لہو و لعب کا خاتمہ کر سکیں۔'' ڈاکٹر عطاء الرحمٰن ایم۔ این۔ اے: ''دینی علوم کا تعلق براہ راست مقصد حیات سے یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی سے ہے۔ عظمت اور کامیابی کے لئے چار باتیں ضروری ہیں:

١۔ معرفت دین ٢۔ دین پر عمل ٣۔ دین کی اشاعت کے لئے بھرپور کوشش کرنا ٤۔ اس راہ میں مشکلات پر صبر۔

تقاریر اور نتائج کے بعد پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں قیمتی کتب بطور انعام تقسیم کی گئیں۔ امسال جامعہ سے حفظ و تجوید اور درس نظامی کی کلاسوں سے کل 358 طلباء و طالبات نے سند فراغت حاصل کی ہے جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ آخر میں ناظم پشاور نے جامعہ کی گلیوں اور محلے کا دورہ کیا اور گلیوں کو جلد از جلد پختہ کرنے کا وعدہ کیا۔ (رپورٹ: ابن عبداللہ ترجمان جامعہ اثریہ)

مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ کی حدیثی خدمات

عبدالرشید عراقی

حدیث نبوی کی خدمت اور اس کی نشر و اشاعت، کتب حدیث کی اشاعت و طباعت اور سنت مطہرہ کی نصرت و مدافعت میں شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ کے بعض تلامذہ نے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ ان میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی کا نام سرفہرست ہے۔

مولانا شمس الحقؒ بن امیر علی ۲۷ ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ بمطابق جولائی 1852ء صوبہ بہار کے قصبہ رمنہ میں پیدا ہوئے۔ پانچ سال کی عمر میں والدہ کے ہمراہ اپنے ننھیال ڈیانواں آ گئے۔ گیارہ سال کی عمر ہوئی تو ان کے والد امیر علی ۱۲۸۴ھ مطابق 1867 کو انتقال کر گئے۔

۱۲۸۲ھ مطابق 1865ء میں آپ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ ابتدائی کتابیں مولانا ابراہیم نگر نسریؒ، مولوی عبدالحکیم فتح پوریؒ اور مولانا لطف علیؒ سے پڑھیں۔ ۱۲۹۲ھ بمطابق 1875 لکھنو آئے اور شیخ فضل اللہ بن نعمت اللہ لکھنویؒ سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد مراد آباد تشریف لے گئے اور مولانا بشیر الدین عثمانی قنوجی سے علوم اسلامیہ میں اکتساب فیض کیا۔ مراد آباد میں آپ کا قیام ۱۲۹۵ھ مطابق 1878 تک رہا۔

دہلی کا سفر: مراد آباد کے بعد مولانا دہلی تشریف لے گئے اور شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی سے تفسیر قرآن اور حدیث کی کتابیں پڑھیں۔

مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنیؒ لکھتے ہیں: ''پھر دہلی شہر کی طرف سفر کیا وہاں حدیث کی سند شیخ سید محمد نذیر حسین دہلوی سے حاصل کی پھر اپنے شہر لوٹ آئے اور وہاں ۱۳۰۲ھ تک رہے پھر دہلی شہر کا سفر کیا اور شیخ موصوف سے قرآن کریم، جلالین، موطا، سنن دارمی، سنن دارقطنی اور صحاح ستہ پڑھیں اور شیخ موصوف کی خدمت میں تین سال رہے۔ وہیں شیخ حسین بن محسن یمنی سبیعی انصاری کو بھی پایا اور آپ سے سند حاصل کی''۔ (نزهة الخواطر:۸/۱۷۹)

درس و تدریس: فراغت تعلیم کے بعد واپس اپنے وطن ڈیانواں تشریف لے گئے اور جامعہ ازہر کے نام سے ایک دینی مدرسہ قائم کیا اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ ان کے مدرسے میں ملک کے اطراف و اکناف کے علاوہ عرب ممالک سے بھی طلباء آ کر تعلیم حاصل کرتے تھے۔

مولانا شمس الحقؒ خاندانی رئیس تھے، اس لئے طلباء کے قیام، ان کے خورد و نوش کا انتظام، کتابوں کی فراہمی اور دوسری

ضروری اخراجات سب اپنی گرہ سے پوری کرتے تھے۔ان کا حلقہ بہت وسیع تھا اس لئے ان کے تلامذہ کا شمار ممکن نہیں۔

چند مشہور تلامذہ:

(۱) مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی (متوفی ۱۳۶۲ھ) (۲) مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلوی (متوفی ۱۳۸۱ھ)
(۳) مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (متوفی ۱۳۶۹ھ) (۴) مولانا عبدالحمید بن مولانا غلام نبی الربانی (م ۱۳۳۰ھ)
(۵) مولانا فضل اللہ مدراسی (۱۳۶۱ھ) (۶) مولانا شرف الحق محمد اشرف ڈرنالوی (۱۳۶۶ھ)
(۷) مولوی ابوعبداللہ محمد زبیر ڈرنالوی (۱۳۳۹ھ) (۸) مولانا حکیم محمد ادریس ڈرنالوی (۱۳۶۰ھ)

کتب حدیث کی اشاعت: مولانا شمس الحق کو حدیث نبوی سے بہت زیادہ محبت اور شغف تھا۔اس لئے کئی ایک کتب حدیث بڑے اہتمام سے اپنے خرچ پر چھپوائیں۔امام منذری کی ''مختصر السنن'' حافظ ابن قیم کی تھذیب السنن اور علامہ سیوطی کی ''اسعاف المبطا'' وغیرہ کو تصحیح وتعلیق کے ساتھ شائع کیا۔اس کے علاوہ سنن ابی داؤد اور سنن دارقطنی کے مختلف نسخوں کی مدد سے ان کے متون کا موازنہ وتصحیح کیا۔پھر مفید تعلیقات کے ساتھ شائع کیا۔

حدیث کی حمایت اور دینی حمیت: مولانا شمس الحق حدیث وسنت اور عقیدہ سلف کی تایید وحمایت کے لئے ساری زندگی کمربستہ رہے،اور حدیث کے معاملے میں معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔

سفر حج: رجب ۱۳۱۱ھ مطابق 1894ء مولانا شمس الحق حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے۔حرمین شریفین میں آپ کا قیام چھ ماہ تک رہا،اس دوران آپ نے درج ذیل علمائے حرمین سے حدیث میں سند واجازت حاصل کی:

۱۔ علامہ خیرالدین ابوالبرکات نعمان بن محمود الالوسی الحنفی البغدادی (م ۱۳۱۷ھ)

۲۔ شیخ احمد بن ابراهیم بن عیسی النجدی ثم المکی الحنبلی (م ۱۳۲۹ھ)

۳۔ شیخ احمد بن احمد بن علی المغربی التونسی ثم المکی (م ۱۳۱٤ھ)

٤۔ شیخ قاضی عبدالعزیز بن صالح بن مرشد الحنبلی (م ۱۳۲٤)

۵۔ عبدالرحمن بن عبدالله السراج الحنفی الطائفی (م ۱۳۱۵ھ)

٦۔ شیخ محمد بن سلیمان حسب الله الشافعی المکی (م ۱۳۳۵)

۷۔ شیخ ابراهیم بن احمد بن سلیمان المغربی ثم المکی

۸۔ شیخ محمد فالح بن محمد بن عبدالله الظاهری المهنادی المالکی المدنی (م ۱۳۲۸ھ)

پھر مولانا شمس الحق ۱۰/محرم الحرام ۱۳۱۲ھ مطابق 1894ء کو واپس وطن تشریف لائے۔(یادگو ہری از محمد زبیر ڈیانوی ص ۱۷۶)

کتب خانہ: مفید و نادر دینی کتابیں جمع کرنے کا بہت زیادہ شوق تھا۔ ان کا کتب خانہ متحدہ ہندوستان کے عظیم الشان کتب خانوں میں شمار ہوتا تھا۔ علامہ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:'' نامور عالم دین مولانا شمس الحق مرحوم نے کتب حدیث کی جمع اور اشاعت کو اپنی دولت اور زندگی کا مقصد قرار دیا اور اس میں وہ کامیاب ہوئے۔''(مقدمہ تراجم علمائے حدیث ہند ص/۳۷)

یہ کتب خانہ مختلف علوم وفنون کی نایاب اور نادر، مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں پر مشتمل تھا اور اس میں بعض ایسے نادر مخطوطات تھے جو یورپ کے بڑے بڑے کتب خانوں میں بھی موجود نہ تھے۔

14/ اپریل 1906ء کو ندوۃ العلماء لکھنو کے زیر اہتمام بنارس کے ٹاؤن ہال میں نادر وکمیاب کتابوں کی نمائش ہوئی تھی، اس میں درج ذیل حدیث کی کتابیں مولانا شبلی نعمانی نے مولانا شمس الحق کے کتب خانے سے منگوا کر رکھی تھیں:

۱۔ مسند عبدبن حمید الکسی
۲۔ مسند ابی عوانة
۳۔ کشف الاستار عن زوائد مسند البزار للهیثمی
٤۔ مصنف ابن ابی شیبة
٥۔ معرفة الآثار والسنن للبیهقی
٦۔ معالم السنن للخطابی
۷۔ شرح سنن ابی داؤد لابن القیم(مقالات شبلی ۷/۱۱۱

افسوس! اس کتب خانہ کے بیش قدر اثاثے سنہ 1924ء میں بہار کے ہندو مسلم (مسلم کش) فسادات میں تباہ ہو گیا، جو باقی بچا وہ مولانا مرحوم کے صاحبزادے حکیم محمد ادریس ڈیانوی تقسیم ملک پر اپنے ساتھ ڈھاکہ لے گئے۔ جو 1971ء کی بنگلہ دیش تحریک میں ضائع ہو گیا۔

فضل وکمال: علم وفضل کے اعتبار سے مولانا شمس الحق علوم اسلامیہ میں یگانہ روزگار تھے، تمام علوم اسلامیہ پر ان کو یکساں قدرت حاصل تھی، لیکن علم حدیث میں ان کو امتیازی مہارت حاصل تھی۔

مولانا محمد عزیر سلفی کہتے ہیں'' مولانا کی دینی علوم، معقولات اور ادب وغیرہ پر وسیع نظر تھی۔ طالب علمی ہی کے زمانے سے بحث ونظر اور مطالعہ وتحقیق کے عادی تھے۔ اللہ نے ان کو غیر معمولی ذہانت اور قوت فہم سے نوازا تھا، فقہی مذاہب اور ائمہ کے اختلافات ودلائل پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ ان کے علمی تبحر اور وسعت نظر پر ان کی تصنیفات شاہد ہیں۔ مطالعہ کی کثرت، کتابوں کی مزاولت اور فن حدیث میں غیر معمولی اشتغال کی وجہ سے حدیث پر ان کو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہوگئی تھی، وہ صحیح وضعیف، راجح ومرجوح، مرفوع وموقوف، محفوظ ومعلل، متصل ومنقطع اور حدیث کے انواع واقسام کے درمیان نقد وتمیز کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے تھے۔ ان کے معاصرین میں کم ہی لوگ کتب رجال، ائمہ جرح وتعدیل اور راویوں کے طبقات وغیرہ

سے واقفیت میں ان کے ہم پایہ رہے ہوں گے۔ وسعت نظر وعلم کا یہ حال تھا کہ اگر کسی کتاب میں کوئی غلطی یا معمولی فرق واختلاف بھی ہوتا تو وہ ان سے مخفی نہ رہتا، فوراً اس کی تصحیح فرماتے تھے۔

اخلاق وعادات: آپ کے اخلاق وعادات کے بارے میں مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنی فرماتے ہیں''آپ فطرتاً حلیم اور تواضع والے، پاک دامن، پاک طبیعت، ظاہری طریقت والے، اہل علم سے محبت کرنے والے تھے۔''(نزھۃ الخواطر ۸/ ۱۸۰)

1911ء میں طاعون کی بیماری پورے ملک میں پھیلی، ضلع پٹنہ بھی اس کی زد میں آ گیا۔ مولانا بھی طاعون کے موذی مرض میں مبتلا ہوئے اور 6 دن بعد ۱۹/ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ مطابق 21 مارچ 1911ء بروز سہ شنبہ صبح ۶ بجے ۵۶ سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بقول مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی:''جس وقت کہ دنیا کا آفتاب طلوع ہوا تھا، اسی وقت دین کا آفتاب (شمس الحق) غروب ہوا۔''(الامر المبرم: ۲۱۲)

تصانیف: مولانا شمس الحق مرحوم ومغفور تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق رکھتے تھے، ان کی تصانیف کی تعداد عربی، فارسی، اردو میں ۳۰ ہے۔ یہاں صرف آپ کی ان تصانیف کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔ جن کا تعلق حدیث نبوی ﷺ سے ہے:-

۱۔ **غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد** (عربی)

یہ شرح ۳۲ جلدوں میں مکمل ہونا تھی۔ مگر ابر . کی ۲۱ جلدیں لکھی گئیں کہ شارح کا انتقال ہوگیا۔ اس کی پہلی جلد جو ۷۵ ابواب پر مشتمل ہے، اس کے تحت ۱۸۴ احادیث کی تشریح وتوضیح کی گئی ہے اور اس کے ساتھ شروع میں ایک جامع وعلمی اور تحقیقی مقالہ ہے، جس میں امام ابوداؤد کے حالات وکمالات اور سنن ابی داؤد کے متعلق مفید معلومات جمع کی گئی ہیں۔

۱۳۰۵ھ مطابق 1888ء میں مطبع انصاری دہلی سے باہتمام مولانا تلطف حسین عظیم آبادی شائع ہوئی۔ دوسری اور تیسری جلد کا مسودہ خدابخش لائبریری پٹنہ میں محفوظ ہے اور بقیہ جلدیں ضائع ہوگئی ہیں۔

۲۔ **عون المعبود علی سنن ابی داؤد** (عربی) یہ شرح چار جلدوں میں ہے اور دراصل غایۃ المقصود کا خلاصہ ہے، اس شرح میں اسناد ومتن سے متعلق اشکالات کے حل وایضاح کی طرف پوری توجہ کی گئی ہے۔ اور الفاظ کی مختصر وضاحت کرتے ہوئے جابجا ترکیب بھی کردی گئی ہے۔ برصغیر کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک کے علماء نے بھی اس شرح کی تعریف کی ہے اور اسے اہل علم کے لیے ایک عظیم تحفہ قرار دیا ہے۔

علامہ محمد منیر دمشقی (م ۱۳۶۹ھ) فرماتے ہیں: ''کل من جاء بعده من شیوخ الهند وغیره استمدوا من شرحه'' مصنف کے بعد ہند و بیرون ہند کے تمام علماء نے اس شرح سے استفادہ کیا ہے۔(انموذج من الاعمال الخیریة :۶۲۷) یہ شرح پہلی بار ۱۳۱۸ھ تا ۱۳۲۲ھ مطابق 1900ء تا 1904 مطبعِ انصاری دہلی میں طبع کیا گیا۔ اس کا آخری ایڈیشن المکتبة السلفیة مدینہ منورہ (سعودی عرب) سے شیخ عبدالرحمن محمد عثمان کی تصحیح کے ساتھ ۱۴ جلدوں میں ۱۳۸۸ھ مطابق 69ء - 1968ء کو شائع ہوا ہے۔

۳۔ **التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی** (عربی) کتاب سنن میں ضعیف، صحیح، منکر، موضوع ہر قسم کی روایتیں ہیں۔ مولانا شمس الحق نے روایات کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے الفاظ کی مختصر وضاحت اور تشریح کردی ہے۔ مولانا نے متن کی ترتیب میں تین قلمی نسخوں سے مدد لی ہے اور اس پر مفید حواشی لکھے ہیں ان حواشی و تعلیقات کا اندازہ ان کے اس بیان سے ہوتا ہے (اکتفی فیها علی تنقیح بعض احادیثه و بیان علله و کشف بعض مطالبه علی سبیل الایجاز والاختصار) ''میں اس میں بعض حدیثوں پر تنقید کر کے ان کی علتیں بیان کرونگا اور مختصراً بعض کے مطالب بھی واضح کروں گا۔'' (التعلیق المغنی ۱/۲)

مولانا نے شروع میں ایک علمی و تحقیقی اور مفید معلومات پر مشتمل مقدمہ تحریر کیا ہے، جس میں امام دارقطنی اور سنن کے بارے میں بڑے علمی فوائد اور نکات بیان کیے ہیں۔

یہ کتاب دو جلدوں میں پہلی بار ۱۳۱۰ھ مطابق 1893ء مطبع فاروقی دہلی سے شائع ہوئی۔ اس کا ایک ایڈیشن ٹائپ میں 1966ء میں شیخ عبداللہ یمانی کی تصحیح سے مدینہ منورہ (سعودی عرب) سے شائع ہوا۔ لبنان اور پاکستان میں بھی اس کا فوٹو کئی بار شائع ہو چکا ہے۔

۴۔ **تعلیقات علی اسعاف المبطأ برجال الموطا** (عربی) رجال موطا پر علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب اسعاف المبطاء پر مولانا شمس الحق کی مختصر اور مفید تعلیق ہے۔ اس کتاب میں مولانا نے سیوطی کے بیان پر اضافے بھی کیے ہیں اور ان کی لغزشوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔ مولانا نے کئی نسخوں کے مقابلہ و تصحیح کے بعد اپنی تعلیقات کے ساتھ ۱۳۲۰ھ مطابق 1902ء میں مطبع انصاری سے شائع کیا تھا۔

۵۔ **تعلیقات علی سنن النسائی** (عربی) اس کتاب کا ذکر مولانا ابوالحسن عبیداللہ رحمانی مبارکپوری نے ''سیرۃ البخاری'' صفحہ ۴۳۷ پر کیا ہے۔ یہ کتاب طبع نہیں ہو سکی۔ اس کا مسودہ کہیں غائب ہو گیا۔

۶۔ **غنیة الالمعی** (عربی) یہ کتاب حدیث اور علوم حدیث سے متعلق چند سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔